روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 3/اپریل 2012ء 10 جمادی الاول 1433 ہجری 3 شہادت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 77

قرآن پر ایمان نہیں لایا

حضرت صہیبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جس نے قرآن کے بیان کردہ حرام امور کو اپنے لئے حلال کردیا وہ قرآن پر ایمان نہیں لایا۔

(جامع ترمذی کتاب فضائل القرآن باب من قرء حرفا حدیث نمبر:2841)

حضرت مسیح موعود دین کی حقیقی تعلیم کے مطابق ہماری اعتقادی اور عملی اصلاح کر کے ایک پاک جماعت کا قیام چاہتے تھے

اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے

عملی اصلاح کیلئے ہمیں تمام برائیوں سے بچنا اور نیکیوں کو اختیار کرنا ہے تاکہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مارچ 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 مارچ 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں شرائط بیعت میں مذکور احمدی کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ان شرائط کو پڑھ کر پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ہمارے اندر دین حق کی اصل تعلیم کو داخل کر کے ہماری اعتقادی اور عملی اصلاح کر کے ہم میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ ایک پاک جماعت کے قیام کے حوالے سے آپ فرماتے ہیں کہ اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے، اسی غرض سے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ پس اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے اپنی اعتقادی اور عملی غلطیوں کی اصلاح کریں۔ یقیناً یاد رکھیں کہ تقویٰ اور طہارت کے نمونے ہی انقلابی تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔ فرمایا کہ اپنے اعمال کی فکر کر کے معمولی سے معمولی نیکی کی طرف بھی توجہ کر کے اسے بجالانے کی کوشش کریں۔ حضور انور نے احمدیوں کی عملی اصلاح پر مبنی حضرت مسیح موعود کا ایک تفصیلی اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی مرتبہ شرف وکمال کا بجز سچی اور کامل متابعت نبی کریم ﷺ کے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے تقریباً سب افراد ہی اپنے عقیدے میں پختہ ہیں۔ چند ایک جو کمزور ہیں وہ بھی اپنے اندر مضبوطی پیدا کریں۔ کسی قسم کی کمزوری دکھانے کی ضرورت نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب تک ہمارے عمل کی بھی اصلاح نہ ہو اس وقت تک عقیدے کی اصلاح کا کوئی فائدہ نہیں۔ حضور انور نے معاشرے میں پھیلی برائیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا اثر ہم پر بھی پڑ سکتا ہے اس لئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ ٹی وی چینلز نے اخلاقیات اور نیک اعمال کے زاویے ہی بگاڑ دیئے ہیں، اسی طرح انٹرنیٹ اور دوسری چیزیں ہیں۔ فرمایا کہ ان کے خلاف اگر ہم نے مل جل کر جہاد نہ کیا تو اعمال کی اصلاح تو ایک طرف رہی، شیطانی اعمال کی جھولی میں ہم گر جائیں گے۔ ہمیں اس کیلئے اللہ تعالیٰ کو پکارنا اور اس سے تعلق پیدا کرنا ہوگا تبھی ہم بچ سکتے ہیں۔ خدا سے تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے، جو بے حیائی اور بیہودہ باتوں سے روکتی ہے۔ اس لئے بچوں اور نوجوانوں میں نماز باجماعت کی عادت ڈالیں۔ عہدیداران اگر اپنی نمازوں کی حاضری درست کرلیں تو بیوت الذکر کی رونقیں بڑھ جائیں گی اور اس طرح دوسروں کو بھی توجہ پیدا ہوگی۔ فرمایا کہ اعمال کی اصلاح میں دوسروں کے حقوق بھی ہیں، حقوق غصب نہ کئے جائیں۔ دھوکہ دہی بعض دفعہ بعض نئے احمدیوں کیلئے بھی ٹھوکر کا باعث بن جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مالی قربانی کا ایک پہلو زکوٰۃ بھی ہے۔ اس طرف بھی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ پھر عملی حالتوں کی تبدیلی میں ہر برائی کو چھوڑنا اور ہر نیکی کو اختیار کرنا شامل ہے۔ قرآن کریم میں رشتہ داروں سے حسن سلوک کا حکم ہے۔ ان میں پہلے ماں باپ، بیوی بچے اور پھر آگے تعلق کے لحاظ سے رشتہ دار شامل ہیں۔ رشتوں کے ٹوٹنے کی وجہ مردوں اور عورتوں دونوں میں صبر اور برداشت کی کمی ہے اور عملی حالتوں میں کمزوری کا اظہار ہوتا ہے۔ پس اپنے جائزے لینے اور محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ پس ہماری عملی اصلاح تب مکمل ہوگی جب ہم ہر برائی کو چھوڑیں اور ہر نیکی کو کریں گے اور جب ہم بیعت کے مقصد کو سمجھ کر اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ فرمایا کہ ایک مومن کا بڑا کام اور بڑی نیکی وہ ہے جس کی اس میں کمی ہے اور وہ ہر ایک کیلئے مختلف ہوسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین کے ارکان میں روزہ بھی ایک اہم رکن ہے۔ روزہ کی حالت میں جھوٹ فریب، گالی گلوچ اور غیبت وغیرہ کرنے والے کا روزہ روزہ نہیں ہے۔ پس اصلی چیز اعمال کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بجالانا ہے۔ انسانی زندگی کا ہر قدم بڑا پھونک پھونک کر اٹھنا چاہئے۔ جہاں خدا کی رضا مقدم ہو، جہاں عقیدے کی پختگی ہو وہاں اعمال کی بھی ایسی اصلاح ہو کہ دنیا کو نظر آجائے کہ ایک احمدی اور دوسرے میں کیا فرق ہے۔ پس ہمیں برائیوں سے بچنا اور نیکیوں کو اختیار کرنا ہے تاکہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔ اپنے چھوٹوں، نوجوانوں، اپنے بیوی بچوں اور اپنے ساتھ کام کرنے والوں کیلئے نمونہ بنیں۔ تبھی ہم ہر قسم کی برائیوں کو جماعت میں سے ختم کر کے عملی اصلاح کی حقیقی تصویر بن سکتے ہیں اور فتوحات کے نظارے خدا تعالیٰ ہمیں دکھائے گا اور تبھی ہماری دعائیں بھی قبول ہوں گی، اللہ تعالیٰ کا قرب پاسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پریس ریلیز

مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب صدر محلّہ نصرت آباد ربوہ پولیس اہلکاروں کے تشدد کے باعث مورخہ 30 مارچ 2012ء کو بعمر 43 سال راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق کچھ عرصہ قبل ربوہ کے محلّہ نصرت آباد کے اشٹام فروش احمد یوسف کے قتل کے الزام میں پولیس نے ماسٹر عبدالقدوس صاحب کو حراست میں لیا تھا اور ان سے اس قتل کا زبردستی اعتراف کرانے کی کوشش میں تھانہ چناب نگر ربوہ کے سفاک پولیس اہلکاروں نے انہیں انسانیت سوز وحشیانہ تشدد کا بے دریغ نشانہ بنایا۔ حالت غیر ہونے پر ماسٹر عبدالقدوس صاحب کے لواحقین کو ڈرا دھمکا کر سادہ کاغذ پر دستخط لئے گئے اور اس کے بعد ان کو رہا کر دیا گیا۔ شدید تشدد کا نشانہ بننے کے باعث ان کے جسم سے خون کا اخراج خطرناک حد تک ہو رہا تھا۔ مقامی ہسپتال میں ان کی جان بچانے کی سرتوڑ کوششیں کی گئیں لیکن وہ ان جان لیوا زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے مورخہ 30 مارچ کو جمعہ کے روز انتقال کر گئے۔

مورخہ 31 مارچ کو بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بیت مبارک میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ تاہم ان کی تدفین عام قبرستان میں امانتاً کی گئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ہی دعا کرائی۔ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے اس خادم سلسلہ کی نماز جنازہ اور تدفین پر اہل ربوہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی، ربوہ کی مارکیٹیں اور بازار بند تھے اور

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

معروف رشین احمدی مکرم راویل بخارایف صاحب کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ

گویہ حضرت مسیح موعود پر روس میں ایمان لانے والے ابتدائی مٹھی بھر ذرّوں میں سے ایک ذرّہ تھے لیکن اپنے علم وعرفان، اخلاص ووفا، بے نفسی، خلافت سے بے انتہا تعلق، عاجزی اور حضرت مسیح موعود کے پیغام کو روس میں پہنچانے کی تڑپ کے لحاظ سے ایک روشن ستارہ تھے

راویل صاحب اگرچہ بہت سی خوبیوں اور صفات کے مالک تھے لیکن ان کی کچھ خوبیاں جو ان کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں وہ یہ تھیں کہ وہ ایک نہایت عاجز اور منکسر المزاج انسان تھے، جن کو خلافت سے محبت اور عشق تھا

راویل صاحب خود بھی ایک بہت اچھے شاعر تھے۔ بہت اچھے ادیب تھے۔ جرنلسٹ تھے مترجم تھے اور ایک داعی الی اللّٰہ تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا ہوا تھا

مکرم صاحبزادہ داؤد احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ محمد شفیع صاحب سرائے نورنگ ضلع بنوں کی شہادت، مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور اور مکرمہ رابعہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب (انڈیا) کی وفات اور مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 جنوری 2012ء بمطابق 27 صلح 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتٰکُمْ۔ اپنے وفات پا جانے والوں کی خوبیوں کا ذکر کرو اور پھر اسی میں آگے فرمایا کہ اُن کی برائیاں بیان نہ کیا کرو۔

(سنن الترمذی کتاب الجنائز باب 34 حدیث 1019)

ہر انسان میں اچھائیاں بھی ہوتی ہیں اور کمزوریاں بھی ہوتی ہیں لیکن وفات کے بعد کیونکہ انسان کا تعلق اس دنیا سے کٹ جاتا ہے اس لئے اب اس دنیا میں کسی کی کمزوریوں اور برائیوں کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اُس کی خوبیوں، اُس کی نیکیوں کو ضرور بیان کرنا چاہئے، اُن کا ضرور ذکر ہونا چاہئے۔ اس سے ایک تو نیکیوں کی تحریک پیدا ہوتی ہے اور دوسرے جب مرنے والے کی نیکیوں کا ذکر ہو رہا ہو تو وفات شدہ کی مغفرت کے لئے دعا بھی نکلتی ہے۔ اور اُس کی مغفرت کے سامان ہوتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اچھائیاں اور کمزوریاں ہر ایک میں پائی جاتی ہیں۔ یہ انسانی فطرت ہے کبھی نیکیوں کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے، کبھی بعض کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن بعض انسان ایسے ہوتے ہیں جن کی خوبیاں اور نیکیاں ایسی چمک رہی ہوتی ہیں کہ بشری کمزوریوں کو بالکل نظروں سے اوجھل کر دیتی ہیں۔ اُن کی نیکیاں اس طرح وسیع تر اور پھیلی ہوئی ہوتی ہیں کہ کمزوریاں اُن کے پیچھے چھپ جاتی ہیں اور بڑے خوش قسمت ہوتے ہیں ایسے لوگ کہ جن کی نیکیاں، جن کی خوبیاں ہر جاننے والے کی زبان پر ہوتی ہیں۔ اور ایک حدیث کے مطابق جب ایسی صورت ہو تو ایسے شخص پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ثناء النّاس علی المیّت حدیث 1367)

آج میں ایک ایسے شخص کا ذکر کروں گا جس کا ہر جاننے والا اُن کی خوبیوں کے بیان میں رطب اللّسان تھا۔ ایک ایسا شخص جو پاکستانی یا ہندوستانی احمدی نہیں تھا۔ کسی (رفیق) کی اولاد یا پیدائشی احمدی نہیں تھا۔ لمبے عرصے کی بچپن سے لے کر جوانی تک اور پھر بڑھاپے تک خلفاء کے زیرِ اثر یا جماعت کے زیرِ سایہ اُس کی تربیت نہیں تھی۔ چند سال پہلے حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آیا اور بہتوں کو پیچھے چھوڑ گیا۔ یہ ہمارے بھائی مکرم راویل بخاری صاحب تھے جو رشین تھے۔ جن کی وفات 24/ جنوری کو ہوئی ہے۔ گو یہ حضرت مسیح موعود پر روس میں ایمان لانے والے ابتدائی مٹھی بھر ذرّوں میں سے ایک ذرّہ تھے لیکن اپنے علم وعرفان، اخلاص ووفا، بے نفسی، خلافت سے بے انتہا تعلق، عاجزی اور حضرت مسیح موعود کے پیغام کو روس میں پہنچانے کی تڑپ کے لحاظ سے ایک روشن ستارہ تھے جس نے بہتوں کی رہنمائی کا کام کیا اور انشاء اللہ تعالیٰ جب حضرت مسیح موعود کے الہام کے پورا ہونے پر احمدیت روس میں ریت کے ذروں کی طرح پھیلے گی تو تاریخ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو، راویل بخاری صاحب کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔

اس وقت میں مکرم راویل صاحب مرحوم کا کچھ مزید ذکر کرتا ہوں۔ راویل صاحب جماعتی خدمات تو اُس وقت بھی بے انتہا کرتے تھے اور انہوں نے کی ہیں جب ابھی وہ احمدیت سے متعارف ہوئے تھے اور احمدی نہیں تھے۔ اُس وقت بھی انہوں نے ترجمے کے کام کئے ہیں۔ پھر یہاں بی بی سی میں رشین پروگراموں میں ملازمت کرتے رہے۔ وہاں سے فراغت حاصل کی ہے تو پھر اپنے آپ کو مکمل طور پر وقف کر دیا۔ ایسے لگتا تھا کہ رات دن ایک ہی تڑپ ہے کہ کسی طرح مَیں اپنا کوئی بھی لمحہ احمدیت کی خدمت کے بغیر نہ گزاروں۔ ہر لمحہ میرا احمدیت کی خدمت کی طرف ہو۔ وفات والے دن بھی اس خدمت کے جذبہ سے ہی معمور تھے اور ایم ٹی اے کے لئے ایک پروگرام بنانے کے لئے ایک میٹنگ میں آنے کے لئے تیاری کر رہے تھے۔ اس تیاری کے دوران میں ہی اُن کا فون آیا کہ اُن کی طبیعت خراب ہوگئی ہے اس لئے وہ نہیں آسکیں گے۔ اُنہیں بڑا سخت ہارٹ اٹیک ہوا، جو جان لیوا ثابت ہوا اور اس طرح وفات ہوئی۔ وفات کے وقت ان کی عمر اکسٹھ سال تھی۔ آپ کے لواحقین میں ایک اہلیہ ہیں اور اپنی اولاد نہیں تھی۔ اہلیہ کا پہلے ایک بیٹا تھا جو وفات پا چکا ہے۔

جماعت سے راویل صاحب کا تعارف 1990ء کے آغاز میں کلیم خاور صاحب کے ذریعے سے ہوا تھا۔ یہ تاتار قوم پر تحقیق کے سلسلے میں لندن آئے تو یہیں ان کا رابطہ ہوا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقاتوں کے نتیجے میں احمدیت میں داخل ہوئے۔ راویل صاحب ایک جگہ خود بیان کرتے ہیں کہ اگرچہ میں پیدائشی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

(-) ہوں لیکن دہریہ معاشرہ کے باعث 1989ء تک (دین حق) کے بارے میں علم نہ ہونے کے برابر تھا۔ جس معاشرے میں میری پرورش ہوئی اُس زمانے میں (دین حق) اور ہماری مادری زبان تاتاری پر مکمل پابندی تھی۔تاتاری زبان بولنے پر بھی پابندی تھی۔تاتاری زبان تدریسی نصاب سے بھی نکال دی گئی تھی۔ لیکن تاتاریوں میں (دینی) اثر قائم تھا۔چاہے وہ پارٹی ورکر ہوں یا سکول کے اساتذہ ہوں ہر کام سے پہلے بسم اللہ ضرور کہتے تھے۔تاتاری ثقافت جو کہ ایک ہزار سال پرانی ہے۔اس پر ہمیشہ سے (دین حق) کا اثر رہا ہے۔اس لئے دہریت کا جوزور میرے والدین کے زمانے میں تھا، میری پرورش کے دوران وہ قدرے کم تھا۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں چھپا ہوا (مومن) تھا جسے ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ وہ کسی طرح موقع پا کر (بیت) جائے اور نمازیں ادا کرے۔ایسا بالکل نہ تھا۔مَیں ایک طالبعلم تھا۔مَیں نوجوان تھا اور اس معاشرے کے مطابق جو بات میرے ذہن میں آتی وہ کرتا تھا۔

پھر کہتے ہیں کہ 1989ء میں حالات بہتر ہوئے۔ مذہب سمیت ہر قسم کی آزادی ملنا شروع ہوئی لیکن سچے مذہب تک پہنچنے کے لئے میں یہ جانتا تھا کہ مذہب کا عرفان صرف عقلی دلائل کی بنا پر حاصل نہیں ہوسکتا۔ ایمان کی نعمت خدا خود عطا کرتا ہے۔مَیں ایک شش و پنج میں مبتلا تھا۔عقلی طور پر مَیں سمجھ چکا تھا کہ یہ صرف اور صرف (دین حق) ہی ہے جو کہ بہترین تعلیم دیتا ہے لیکن اس کے باوجود میری روح بالکل خالی تھی اور واحد چیز جس نے مجھے ان شکوک وشبہات سے نجات دلائی وہ چند افراد تھے جو مجھے لندن میں ملے، جنہیں اب میں سچا اور حقیقی (مومن) سمجھتا ہوں اور یہ وہ جماعت تھی جو کہ عالمِ اسلام میں ملحد سمجھے جاتے ہیں یعنی احمدیہ (-) جماعت۔

پھر لکھتے ہیں کہ احمدیہ جماعت کی تعلیم یہ ہے کہ کوئی اُس وقت تک خدا کی محبت حاصل نہیں کرسکتا جب تک وہ خدا کی مخلوق سے محبت نہیں کرتا۔ یہ جانتے ہی مجھے یقین ہوگیا کہ یہی میری منزل ہے۔ یہاں مجھے سب کچھ اکٹھا مل گیا یعنی میری تعلیم، علم اور عقل، عقلی دلائل کے لئے میری پیاس۔ سچے مذہب کی تلاش اور روحانی تجربات سب کچھ ایک ہی جگہ مل گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1993ء کے جلسہ کے موقع پر اپنے خطاب میں فرمایا تھا کہ ''اب اس نئے دور میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دوبارہ ہنگری میں رابطے مکمل ہوئے ہیں''۔ پہلے ہنگری میں مشن خلافتِ ثانیہ میں قائم ہوا تھا، جو بعض حالات کی وجہ سے پھر ختم کرنا پڑا تھا۔تو کہتے ہیں کہ نئے دور میں وہاں رابطے ہوئے ہیں ''اور سب سے پہلا پھل جو اس دَور کا ہے وہ ہنگری کے مخلوص زُلائی ہیں،، جو خود انگلستان تشریف لائے تھے۔ ہمارے ایک رشین احمدی دوست راویل صاحب چونکہ علمی طبقوں میں بہت شہرت رکھتے ہیں اس لحاظ سے اُن کے ساتھ بھی مخلوص زُلائی صاحب کے تعلقات تھے، وہ ان کو بار بار (بیت) لانے لگے اور چند ملاقاتوں میں ہی مَیں نے دیکھا کہ ان کے دل کی کیفیت بدل رہی ہے اور (پھر وہ) خدا کے فضل سے یہاں سے بیعت کر کے گئے۔اب واپس جا کر انہوں نے وہاں ہنگری میں مزید (دعوت الی اللہ) کی بنیادیں استوار کیں۔اور راویل صاحب نے جو وہاں گزشتہ دورہ کیا ہے اس کے نتیجے میں اب وہاں جماعتیں خدا کے فضل سے مستحکم ہوگئی ہیں اور وہاں جو آثار ظاہر ہو رہے ہیں اُس سے امید ہے اب وہاں جماعت کو جلد فروغ نصیب ہوگا......۔تاتارستان میں جو برادرم راویل کا اصل وطن ہے، وہاں سے دو تین سال پہلے مُرات ضَیانوَف صاحب جلسہ یوکے پر تشریف لائے تھے اور یہ ثابت قدم رہے اور وفادار ثابت ہوئے۔پس جا کر انہوں نے رابطہ رکھا اور اپنے آپ کو احمدی قرار دیتے رہے۔اُن کی بیٹی نے بھی بہت ہی اخلاص کے ساتھ جماعت سے تعلق رکھا اور ایک دوسرے کے ایمان کو یہ تقویت دیتے رہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ احمدیت کو قبول کرنا ان قوموں کے لئے اتنا آسان نہیں جو ستّر سال دہریت کے زہر سے مسموم رہے۔اس کے نتیجے میں باوجود اس کے کہ (دین حق) سے تعلق ٹوٹا نہیں اور (دینی تعلیم) کا شعور اُن کے دلوں میں قائم رہا۔لیکن عملاً (دین حق) کی تفاصیل سے کچھ آگاہی نہیں تھی اور بحیثیت (-) نیشن کے تو (دین حق) کے اندر رہے لیکن بحیثیت مذہب (دین حق) کے یہ عملاً (دین حق) سے باہر ہی رہے۔ان کو دوبارہ (دین حق) میں داخل کرنا اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور حقانیت کا یقین دلوں میں جاگزین کرنا محنت طلب ہے اور دعاؤں کا محتاج ہے اور اعجاز کا منتظر ہے۔اس لئے دعائیں کریں۔ہم جس حد تک محنت ہے کر رہے ہیں، دعائیں بھی کرتے ہیں، ساری جماعت دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اعجازی نشان دکھائے کیونکہ درحقیقت روحانی انقلابات کے لئے دعاؤں سے بہت بڑھ کر اعجازی نشان کام آتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے بتایا کہ آپ پیدائشی احمدی تو نہیں تھے لیکن اُن کو دیکھ کر یہی محسوس ہوتا تھا کہ گویا وہ ہمیشہ سے ہی احمدی تھے۔وہ صحیح معنوں میں احمدیت کے ایک سفیر تھے۔ جہاں بھی جاتے جماعت کا ذکر ضرور کرتے۔ جہاں ان کو خدشہ ہوتا کہ جماعت کے نام سے ری ایکشن ممکن ہے تو وہاں حکمت کے ساتھ (دین حق) کا پیغام دیتے اور جماعتی تعلیمات بیان کرتے۔لوگ جب پوچھتے کہ یہ کن کے عقائد ہیں تو جماعت کا نام بتا دیتے اور پھر پورا تعارف کروایا کرتے۔ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا کرتے تھے کہ کس محفل میں کس طرح کی کتب دینا مناسب رہے گا، کس قسم کا لٹریچر دینا مناسب رہے گا۔ان کے حلقہ احباب میں سیاستدان، ادیب، شاعر، ڈاکٹر، کالج اور یونیورسٹیز کے اساتذہ اور طلباء ماہرینِ اقتصادیات نیز مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مرد و خواتین شامل تھے۔راویل صاحب خود بھی ایک بہت اچھے شاعر تھے۔ بہت اچھے ادیب تھے۔ جرنلسٹ تھے۔مترجم تھے اور ایک داعی الی اللہ تھے۔ان کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا ہوا تھا۔ان کے جاننے والوں اور سراہنے والوں کا ایک وسیع طبقہ ہے۔راویل صاحب کے ذریعے رشیا اور سابق روسی ریاستوں میں ایسے لوگوں تک جماعت احمدیہ یعنی حقیقی (دین) کا پیغام پہنچا ہے کہ جہاں تک عام طور پر ہمارے (مربیان) اور معلمین کی رسائی نہ ہوسکتی اور اگر ہوتی بھی تو بہت دیر کے بعد۔جب آپ ماسکو جاتے تو اکثر علمی وادبی شاعری محافل میں حصہ لیتے تھے اور اس قسم کے پروگراموں کے دوران ہمیشہ کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کا ذکر کر دیا کرتے تھے اور اپنے ساتھیوں یعنی احمدیوں کو پہلے ہی کہہ دیا کرتے تھے کہ آپ لوگ آج فلاں جگہ اتنے بجے جماعتی تعارفی کتب میں سے فلاں فلاں کتب کی اتنی تعداد لے کر پہنچ جائیں اور جو بھی پروگرام ہوتا تھا اُس کے آخر میں لوگ اُن کے جماعت کا تعارف کروانے کے بعد ضرور وہ کتب خرید لیا کرتے تھے یا لے لیتے تھے۔

جب سے یہاں لندن میں رشین ڈیسک کا قیام ہوا ہے، راویل صاحب نہایت محنت، اخلاص اور جوش کے ساتھ کام کر رہے تھے۔کام کے دوران انہیں نہ بھوک کی فکر ہوتی تھی، نہ کسی اور چیز کی پرواہ ہوتی تھی۔ساری توجہ جماعت کے کاموں کی تکمیل کی طرف ہوتی تھی اور کبھی کوئی کام ادھورا نہیں چھوڑا۔ان کے ساتھ کام کرنے والے (مربیان) کہتے ہیں کہ ہم بعض دفعہ کہا کرتے تھے کہ تھک گئے ہیں، ریسٹ (Rest) کر لیں تو ہنس کے کہتے تھے کہ تم لوگ بڑی جلدی تھک گئے ہو۔ کیونکہ وہ خطباتِ جمعہ کی رشین ڈبنگ (Dubbing) کرواتے تھے اس لئے ان کو اس کام کی ایک فکر لگی رہتی تھی۔دو سال پہلے یہ کام بہت وسیع پیمانے پر شروع ہوا اور ایم ٹی اے پر اور اسی طرح انٹرنیٹ پر خطبہ آنے لگا۔ چنانچہ اپنے ساتھیوں سے ہفتہ کے روز ضرور پوچھا کرتے تھے کہ کیا آپ نے خطبہ کا ترجمہ مکمل کر لیا ہے؟ یا کب تک کر لو گے؟ اور پھر یہ پوچھتے، کیا اتوار کی صبح یا ظہر سے پہلے ڈبنگ کروا سکو گے؟ بعض دفعہ تو جمعہ کے دن شام کو ہی پوچھ لیتے تھے کہ کب تک ترجمہ مکمل کر لو گے؟ غرضیکہ جب تک وہ خطبہ کی ڈبنگ مکمل نہ کروا لیتے، بے چین اور بے قرار رہتے تھے۔جلسہ سالانہ کے دنوں میں بھی اُن کی مصروفیت، محنت اور لگن ایک الگ رنگ رکھتی تھی۔تینوں دنوں کے دوران خدمتِ دین کے لئے ان کی قوتِ عمل اور جوش و جذبہ خاص طور پر دیکھنے والا ہوتا تھا۔وہ خلیفہ وقت کے خطابات کے علاوہ باقی مقررین کی تقاریر کا بھی ایم ٹی اے کے ناظرین یا جلسہ پر موجود جو شاملین ہوتے تھے، اُن کے لئے رشین ترجمہ کیا کرتے تھے۔رشیا اور سابقہ روسی ریاستوں سے جو بھی مہمان جلسہ پر آتے اُن کو انتہائی خندہ پیشانی سے ملتے۔اُن کو جماعت کی ترقیات کا بتاتے۔ ہمیشہ اُن کو ایسی باتیں بتاتے جو آنے والے مہمانوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوتیں۔ پھر مہمانوں کی ضروریات کا خیال رکھتے۔انتظامیہ کو توجہ دلاتے کہ ان کی فلاں فلاں ضروریات پوری کرنی چاہئیں۔جلسہ سالانہ کی برکات اور اہمیت کے حوالہ سے اکثر کسی نہ کسی رنگ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس بات کا ذکر کیا کرتے تھے کہ رشیا اور دیگر ریاستوں کے احمدیوں کو سالہا سال اگر (دعوت الی اللہ) کرتے رہیں تو وہ اتنا مفید اور مؤثر ثابت نہیں ہوتا جتنا کسی کو صرف ایک بار جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے دعوت دینا اور اس کی ملاقات خلیفہ وقت کے ساتھ کروا دینا اور اس کے لئے بہت کوشش کیا کرتے تھے تاکہ زیادہ سے زیادہ مہمان جلسے پر لے کر آئیں۔آپ نے بہت سی جماعتی کتب کا رشین میں ترجمہ کیا ہے جو رشیا اور دیگر ریاستوں میں (دعوت الی اللہ) کے کام میں کافی ممد اور معاون ثابت ہوتی ہیں۔ ان کتب کے علاوہ انہوں نے رشین ترجمہ قرآن کے لئے بھی بڑی نمایاں خدمت سرانجام دی ہے اور یہ بہت اہم کام ہے جو انہوں نے کیا ہے۔

خالد صاحب جو ہمارے رشین ڈیسک کے مربی ہیں، لکھتے ہیں کہ مَیں نے اور رستم حماد ولی صاحب (ماسکو) نے 1999ء میں خلیفۃ المسیح الرابع کے اردو ترجمہ قرآن کو مدّنظر رکھتے ہوئے نئے رشین ترجمہ قرآن کا کام شروع کیا تھا اور یہ 2004ء میں مکمل کیا۔جس کے بعد اس کی چیکنگ اور تصحیح کا کام دونوں نے راویل صاحب کے ساتھ مل کر کیا اور یہ کام لندن میں مکمل ہوا۔کام کے دوران میں دن رات ایک کر کے انہوں نے تقریباً تین مہینے کے دوران نہایت محنت اور لگن کے ساتھ اس کام کو پورا کروایا۔قرآنِ کریم کے ترجمے کا کام چونکہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے، احتیاط کا متقاضی ہے اس لئے چیکنگ کے مرحلہ میں ہر ہر لفظ کے بارے میں تسلی کیا کرتے تھے کہ آیا قرآنِ کریم میں بالکل ایسے ہی ہے جیسے ہم نے ترجمہ کیا ہے۔اس کے لئے رشین زبان میں سے سب سے زیادہ مناسب لفظ کیا ہوسکتا ہے، اُس کا استعمال کرنے کی کوشش کرتے تھے۔کہتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک ایک آیت کی چیکنگ میں کئی کئی گھنٹے لگ جایا کرتے تھے۔راویل صاحب پوری چھان پھٹک

سے ترجمہ کیا کرتے تھے۔ان کی اس کاوش کے نتیجے میں رشین ترجمہ قرآن کے اب تک تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔لندن میں 2006ء میں، ماسکو سے 2007ء میں، قازقستان سے 2008ء میں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایک صدقہ جاریہ ہے جو راویل صاحب کی یاد دلاتا رہے گا۔

راویل صاحب جیسا کہ مَیں نے کہا بہت بڑے سکالر تھے، جرنلسٹ تھے، شاعر تھے۔ان کو مختلف قسم کے اعزازات ملے۔اُن کو تاتارستان کا ایک سب سے بڑا اعزاز موسیٰ جلیل (Musa Jalil's) پرائز آف آنر ملا۔ یہ احمدیت سے پہلے 1986ء کا ہے۔ پھر 2001ء میں پھر آرٹس میں خدمات کے سلسلے میں اُن کو ایک انعام ملا۔2006ء میں تاتارستان میں اُنہیں اعلیٰ اعزاز، ''نیشنل پرائز آف آنز'' سے نوازا گیا۔ پھر اپنی ایک کتاب پر اُن کو ایک بہت بڑا انعام ملا۔2009ء میں ان کی کتاب نے رشیا بُک فیئر میں ایوارڈ جیتا۔ پھر ایک اور اعزاز ان کو 13؍اکتوبر کو ''دی آرڈر آف کلچرل ہیریٹیج'' کا ملا۔اسی طرح آپ مختلف سوسائٹیوں کے ممبر بھی تھے جس میں دنیا بھر کی بیشمار سوسائٹیاں ہیں۔

جیسا کہ میں نے بتایا کہ بی بی سی رشین سروس میں یہ کام کرتے رہے ہیں۔ان کے ساتھی اینڈریو اوستالسکی (Andrew Ostalski)، جو بی بی سی کی رشین سروس کے مدیرِ اعلیٰ رہے ہیں، انہوں نے ان کو وفات کے بعد خراجِ عقیدت اس طرح پیش کیا۔ لکھتے ہیں کہ: ایک لمبے عرصے تک بی بی سی رشین سروس میں ہمارے ساتھ کام کرنے والے ہمارے ساتھی راویل بخارایف صاحب اب ہم میں نہیں رہے۔راویل بخارایف کے ساتھ تقریباً پندرہ سال سے زیادہ شانہ بشانہ کام کیا۔مَیں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ ایسے صلاحیتوں والے اور سچے ساتھی کے ساتھ کام کرنے کا مجھے موقع ملا۔ پھر یہ لکھتے ہیں کہ تعلیمی اعتبار سے تو راویل صاحب ریاضی دان تھے لیکن ایک نہایت اعلیٰ شاعر، پختہ ایمان رکھنے والے مخلص (مومن) تھے۔ بلکہ اگر ان کو ایک مذہبی عالم کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔راویل صاحب نے اپنی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو متاثر کیا اور اُن سے متاثر ہونا غلط بھی نہیں کیونکہ وہ ایک اعلیٰ گفتگو کرنے والے ایسے انسان تھے جن کا علم مختلف جہتوں میں پھیلا ہوا تھا۔

اور جو لوگ ان سے ملے ہوئے ہیں یہ جانتے ہیں کہ یقیناً اُن کے بولنے کا بڑا میٹھا اور پیارا انداز تھا۔اپنا گرویدہ کر لیتے تھے۔راویل صاحب اپنی کتاب ''داروگا بوگ زنایت کودا'' (رشین نام ہے) یعنی ''یہ راہ کدھر لے جائے؟ خدا ہی جانتا ہے''، میں اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ کس طرح جماعت سے متعارف ہوئے، لکھتے ہیں۔خلاصہ اُس کا یہ ہے کہ شام کے وقت مَیں یہاں ٹی وی پر بیٹھا پروگرام سُن رہا تھا تو ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور گھر والی نے (جس کے گھر میں یہ تھے) ٹیلی فون اُٹھایا کہتے ہیں مجھے ٹیلیفون اُٹھانے کی ضرورت بھی نہیں تھی، کیونکہ مَیں کسی کو یہاں جانتا نہیں تھا۔اسی سوچ میں تھا کہ کسی انگریز کا اپنے دوسرے انگریز دوست کو فون ہوگا۔ بہرحال جب اُس گھر والی نے گفتگو ختم کی تو اُس نے فون کرنے والے کو بتایا کہ میرے ہاں ایک رشین مہمان آیا ہوا ہے اور کہتے ہیں مَیں حیران تھا کہ انگریزی طریقے کے مطابق تو کوئی بتانے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ بہرحال اس لئے میں اس کو معجزہ سمجھتا ہوں جو ہوا اور اس نے ہونا ہی تھا کہ اچانک مجھے ٹیلیفون کے پاس بلایا گیا اور ٹیلیفون مجھے دے دیا گیا اور دوسری طرف جو شخص فون پر تھا اُس نے دلچسپی ظاہر کی کہ میں کہاں سے آیا ہوں اور اگلے دن مجھے جماعت احمدیہ کی (بیت) میں آنے کی دعوت دی۔اُس نے اپنی گفتگو میں لفظ ''احمدیت'' استعمال نہیں کیا۔ بہرحال مجھے گھر سے باہر جانے کو دل بھی چاہ رہا تھا۔اس لئے میں نے رضامندی ظاہر کی اور فون رکھ دیا۔ کہتے ہیں صبح مجھے گاڑی لینے آ گئی۔جس نے مجھے (بیت) پہنچا دیا جو پٹنی کے علاقے میں واقع تھی۔تو سب سے پہلی چیز جو مَیں نے وہاں دیکھی وہ جماعت احمدیہ کا سلوگن تھا ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''۔ کہتے ہیں مجھے شروع ہی سے (دین حق) میں دلچسپی تھی۔اس کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ اس لئے میں نے باقی تمام کام چھوڑ کر جماعت احمدیہ کی کتب کا رشین میں ترجمہ کرنا شروع کیا جس کے لئے مجھ سے درخواست کی گئی تھی۔ میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ مرزا طاہر احمد صاحب سے ملا اور دو گھنٹے کی دلچسپ گفتگو کے بعد محسوس کیا کہ ہم دونوں دنیا کو تقریباً ایک ہی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہماری اس گفتگو میں میرے لئے بہت سی نئی باتیں تھیں۔ خیر کہتے ہیں اُس کے بعد میں اس کام میں جُت گیا اور اس بارے میں گو مجھے زیادہ سمجھ نہیں آئی لیکن بہرحال ٹرانسلیشن انہوں نے شروع کر دی۔ میں نے یہی سوچا تھا کہ بس کتابوں کا ترجمہ کروں گا لیکن ان کتابوں کا مضمون اس قدر صاف اور خوبصورت تھا اور بامعنی تھا کہ تھوڑے ہی عرصے میں مَیں مطمئن ہوگیا۔ میرا جماعت میں شامل ہونا کوئی اتفاقی بات نہیں تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی جو مجھے لے کے آئی۔ پھر اس ملاقات کے بعد جیسا کہ ہے ان کو تراجم کا کام دیا گیا۔ان کو یہاں اسلام آباد ٹلفورڈ میں رہائش مہیا کی گئی۔ کہتے ہیں وہاں کھلی پُرفضا جگہ تھی اور مجھے ایک کمرہ اور گھر وغیرہ دے دیا گیا۔ وہاں مجھے کام کرنے کا مزہ بھی آیا اور بڑی خوشی ہوئی۔ پھر لکھتے ہیں کہ اسلام آباد میں پہلے چار ہفتے میں نے دل و جان سے کام کیا۔ یہاں تک کہ بہت کم سونے کا موقع ملا اور چار کتابوں کا ترجمہ کیا۔ ان کتابوں کا ترجمہ کرتے ہوئے مجھے جماعت کے دعاوی بہت ہی زبردست لگے اور سب سے پیارا دعویٰ جس کا اثر میں نے اپنے اوپر محسوس کیا وہ یہ تھا کہ مستقبل قریب میں (دین حق) پوری دنیا میں پھیل جائے گا۔

پھر یہ لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ اس بات کا دعویٰ کرتی ہے کہ وہی جماعت ہے اور اس کے علاوہ اور کوئی ایسی جماعت نہیں جسے اس زمانے میں ایک روحانی انقلاب لانے کی ذمہ داری دی گئی ہو۔(یہ انہوں نے رشینز (Russians) کے لئے کتاب لکھی ہے اُس میں لکھا ہے) اور یہی جماعت ہے جو پوری دنیا کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل کرے گی۔انشاء اللہ۔ یہ جماعت دعویٰ کرتی ہے کہ اُسے بنانے والا وہ مسیح ہے جو پوری دنیا کے لئے مسیح موعود ہو کر آیا ہے۔ یہ جماعت پوری دنیا کے ساتھ مقابلہ کر رہی ہے۔ دنیا کی مختلف اور طاقتور حکومتوں کو چیلنج دیتی ہے۔اس چھوٹی سی جماعت نے جو چیلنج دیئے ہیں وہ صرف (دین حق) کی اُس تفسیر کے مطابق ہی نہیں دیئے جو اوائلِ زمانہ میں پائی جاتی تھی بلکہ دنیا کے ہر مذہب کو جس میں عیسائیت بھی شامل ہے، روحانی میدان میں کھلے چیلنج دے رکھے ہیں۔

پھر اپنی ایک خواب کا ذکر اپنی اس کتاب میں کرتے ہیں کہ خواب میں مَیں نے دیکھا کہ میں کازان کی مسجد مرجان کی دوسری منزل پر نماز پڑھ رہا ہوں۔اس جگہ بہت سے لوگ ہیں جو سنتیں ادا کر رہے ہیں اور اُن کے آگے باجماعت نماز کے لئے صفیں باندھی جا رہی ہیں۔اُس وقت مَیں دیکھتا ہوں کہ باقی سارے لوگ تو محراب کی طرف رُخ کئے ہوئے ہیں، یعنی اُس طرف جس طرف اُن کو رُخ کرنا چاہئے لیکن میں نے ایک کھڑکی کی طرف رُخ کیا ہوا ہے جس میں سے میرے اوپر سورج کی روشنی پڑ رہی ہے۔ میں اپنے آپ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میرا رُخ اس طرف کیوں نہیں جس طرف باقی سب دیکھ رہے ہیں اور پھر خواب میں ہی کہتا ہوں کہ ہاں! میں تو سفر میں ہوں اور (دین حق) کی تعلیم کے مطابق مسافر سفر میں نماز پڑھتے ہوئے اُسی طرف دیکھتا ہے جس طرف وہ سفر کر رہا ہوتا ہے۔ یعنی اس موقع پر وہاں دیکھنا میرے لئے صحیح تھا جہاں سے روشنی آ رہی تھی۔ پھر خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نماز باجماعت کے لئے تکبیر کہی جاتی ہے اور میں باقی تمام لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑا ہو جاتا ہوں۔ پھر یہ نظارہ بدلتا ہے۔اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں تو بالکل برہنہ ہوں اور صرف میرا سر ڈھکا ہوا ہے لیکن وہاں اتنے لوگوں کی موجودگی کے باوجود مجھے کوئی شرم محسوس نہیں ہو رہی۔اس کے علاوہ مسجد کا ماحول بھی غیر معمولی تھا اور اوپر کی طرف گیلری میں تاتاری خواتین سفید رنگ کی چادریں لئے کھڑی تھیں۔ مجھے ان تمام لوگوں کے سامنے اپنی اس برہنہ حالت پر بالکل شرم محسوس نہیں ہو رہی۔ جیسا کہ ایک نوزائیدہ بچہ ہوتا ہے۔ میرے ذہن میں یہ بات بھی آئی کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کس طرح اس برہنہ حالت میں کھڑا ہوں۔ کہتے ہیں مَیں نے یہ عجیب و غریب خواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو سنائی تو مجھے جواب ملا کہ کوئی انسان بھی امید نہیں کر سکتا کہ وہ روحانی طور پر دوبارہ نئی زندگی پائے اور خدائے واحد کی طرف اپنا سفر شروع کرے جب تک کہ وہ اپنے پہلے کپڑے نہ اتارے اور اللہ تعالیٰ کے حضور ایک مفلسی کی اور برہنہ حالت میں نہ کھڑا ہو۔ لکھتے ہیں کہ پس اس خواب سے مجھے معلوم ہوگیا کہ اب میرے اندر کوئی وہم نہیں ہے۔اس دفعہ مجھ پر ایک اور حقیقت کھلی کہ صرف روحانی طور پر دوبارہ پیدائش ہی ضروری نہیں بلکہ پچھلے تمام گناہوں سے پاک ہوتے ہوئے جن سے صرف اللہ تعالیٰ ہی پاک کر سکتا ہے ایک نئی زندگی کا آغاز کرنا بھی بہت اہم ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ جب سے میں نے اس راستے پر چلنے کا فیصلہ کیا ہے اور اپنی جماعت احمدیہ کے ساتھ چل رہا ہوں اور تمہیں اور باقی تمام لوگوں کو بھی اس کی طرف بلاتا ہوں (یہ (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں اپنے رشین لوگوں کو) کہ میری بہت سی پوشیدہ خواہشات پوری ہوئیں اور میری زندگی اس طرح کے غیر معمولی واقعات سے بھری پڑی ہے جنہیں اتفاقات کا نام دیا جاتا ہے۔ پھر اپنی اسی کتاب میں اپنے بعض واقعات کا ذکر کیا ہے۔

راویل صاحب نے بعض جماعتی کتب کا خود رشین میں ترجمہ کیا اور بعض کتب کے تراجم کی چیکنگ اور اصلاح کا کام کیا۔ جو کتب انہوں نے ترجمہ کی ہیں اُن میں ''دعوۃ الامیر'' ہے، ''مذہب کے نام پر خون'' ہے۔ ''سٹوریز فرام ارلی اسلام'' (Stories from early Islam) ہے اور ''مسلم فیسٹیولز'' (Muslim Festivals) ہے۔ ''ہولی مسلمز'' (Holy Muslims) ہے۔ ''اسلام اور عصرِ حاضر کے مسائل'' ہیں۔ ''ہولی پرافٹ کائنڈنس ٹو چلڈرن'' (Holy Prophet's kindness to children) اور دیگر چھوٹے بچوں کے لئے کتابچے اور پمفلٹ شامل ہیں۔اسی طرح جن کتابوں کی انہوں نے چیکنگ کی ہے اُن میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی''، ''مسیح ہندوستان میں''، ''ہماری تعلیم''، ''دیباچہ تفسیر القران''، ''اسلام کا اقتصادی نظام''، ''اسلام میں عورت کا مقام'' اور ''لائف آف محمدؐ'' شامل ہیں۔

پھر اسی طرح میرے پیس (Peace) کانفرنس میں یا مختلف جگہوں پر جو مختلف خطابات تھے، اُن کا ترجمہ انہوں نے کیا جو خاص طور پر سمجھتے تھے کہ ہمارے رشین لوگوں کے لئے بھی بہت ضروری ہیں۔ لیکن بہرحال سب سے اہم کام جو ان کا ہے وہ قرآنِ کریم کا ترجمہ ہے جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔

بی بی سی یا مختلف ویب سائٹس نے راویل صاحب کی وفات کے بعد ان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ایک مضمون بی بی سی ڈاٹ رشین (BBC.Russian) والوں نے لکھا ہے ۔مضمون لکھنے والے کا نام ہے آندرے آستلسکی ۔اُن کی خصوصیات لکھی ہیں کہ بڑا وقت پر کام کرتے تھے۔کبھی لیٹ نہیں ہوئے تھے۔ ہمارے لئے ایک نمونہ ہوتے تھے اور سچے (مومن) تھے بلکہ مذہبی عالم تھے جیسا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔بی بی سی والوں نے کل رات آدھے گھنٹے کا پروگرام صرف آپ کے بارے میں نشر کیا جس میں آپ کی آواز سنائی گئی، باتیں سنائی گئیں۔اس میں ڈاکٹر عبدالسلام کا بھی ذکر ہوا اور یہ بھی عبدالسلام صاحب کے بارے میں بتایا کہ وہ احمدی (-) ہیں اور آپ نے قرآن کی وجہ سے نوبل انعام حاصل کیا۔یہ بھی باتیں انہوں نے وہاں کیں۔ بی بی سی والوں نے کہا کہ پورے روس کا مصنف ہے نہ کہ تاتارستان کا۔تاتارستان کے نیشنل ٹی وی نے بھی آپ کی وفات کی خبر دی اور اس میں آپ کی حبّ الوطنی کا ذکر کیا۔آپ قازان اور تاتار قوم سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔اس کا ٹی وی والوں نے بھی ذکر کیا اور انٹرنیٹ پر بھی اور ویب سائٹ پر بھی یہ لکھا۔آپ کے بارے میں انٹرنیٹ میں لکھا ہوا ہے کہ وہ احمدی...... ہے اور آپ کے بارے میں اس یوکرائن ویب سائٹ میں، (http://new.tatari-kiev.com/content/veiw/240/54) آپ کا انٹرویو شائع ہوا ہے جس میں آپ نے احمدیت سے وابستگی کا کھلے طور پر ذکر کیا ہے جس میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ دنیا کا میرا سفر آسٹریلیا سے شروع ہوا جب مجھے وہاں سے عالمگیر جماعت احمدیہ نے لندن بلایا۔ یہ جماعت تجدیدِ (دین حق) کے لئے بنائی گئی ہے۔ان کا ماٹو ''محبت سب کے لئے،نفرت کسی سے نہیں'' میرے مَن کے مطابق تھا اور ان میں کوئی ایسا کام نہ دیکھا جو مخالفِ (دین حق) کہا جا سکتا ہو۔کہا جا سکتا ہے کہ حقیقی (دین حق) احمدیت ہی ہے اور (دین حق) صرف (-) کے لئے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئے ہے جو اسے اپنانے کی خاطر متلاشی رہتے ہیں اور اپنے ایمان سے محبت کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ جب مجھے اپنا راستہ مل گیا اور (دین حق) کی بنیادی تعلیم اور یہاں رہنے اور ترجموں کے دوران انگلش زبان بھی سیکھنے کا موقع ملا تو اس کے بعد جبکہ میں عام زندگی سے کٹ گیا، اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ مجھے ہر طرف سے کام کرنے کے لئے دعوت نامے آنے شروع ہو گئے ۔ پہلے کام نہیں ملتا تھا۔احمدیت قبول کرنے کے بعد اور ترجموں کے بعد ایسی برکت پڑی کہ ہر طرف سے دعوت نامے آنے شروع ہو گئے اور مجھے روس میں کئی بار اسلامی کانفرنس میں بھی بلایا گیا۔

ایک سوال پر کہ کیا آپ کا کوئی استاد ہے؟ آپ جواب میں فرماتے ہیں کہ والدین کے بعد میرے استاد جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہیں۔ ایسا استاد مجھے بہت لیٹ ملا ہے۔کاش کہ بیس سال قبل مجھے ایسا استاد مل جاتا تو مَیں بہت کچھ کر لیتا۔

راویل صاحب اگرچہ بہت سی خوبیوں اور صفات کے مالک تھے لیکن ان کی کچھ خوبیاں جو ان کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں وہ یہ تھیں کہ وہ ایک نہایت عاجز اور منکسر المزاج انسان تھے، جن کو خلافت سے محبت اور عشق تھا۔خلیفۂ وقت کے ساتھ ایک مضبوط روحانی رشتہ تھا جس کے سامنے اُن کی نظر میں کسی دوسری چیز کی کوئی وقعت نہیں تھی۔

حال ہی میں پیش آنے والے ایک واقعہ کا ذکر کر دیتا ہوں۔گزشتہ سال دسمبر کے آخر میں میرے ساتھ اُن کی میٹنگ تھی تو خالد صاحب کہتے ہیں کہ خاکسار اور راویل صاحب آپ کے دفتر میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو راویل صاحب نے یہ تجویز پیش کی (مجھ سے انہوں نے پوچھا) کہ اگر اجازت دیں تو رشین زبان میں ایک پوری کتاب تیار کی جائے جس میں جماعت کا مکمل تعارف اور اس کی تاریخ کا ذکر ہو۔نیز اس میں اُن اعتراضات کی وضاحت کی جائے جو (-) کی طرف سے وقتاً فوقتاً اُٹھائے جاتے ہیں کیونکہ ان کو (-) نے جماعت کے بارے میں غلط معلومات دی ہیں جن کی وجہ سے رشیا میں آئے دن ایسے اعتراضات مختلف ویب سائٹس پر نظر آتے رہتے ہیں۔تو میں نے اُن کو کہا کہ ٹھیک ہے۔ پھر کتاب لکھیں۔لیکن خاص طور پر ایک ایک کر کے ان اعتراضات کے جوابات چھوٹے چھوٹے مضامین کی شکل میں تیار کریں اور اُن کو شائع کریں اور پھر ویب سائٹس پر بھیجیں۔ یہ سن کے راویل صاحب نے فوراً کہا جی حضور! خالد صاحب کہتے ہیں کہ میٹنگ کے بعد ہم باہر نکلے تو راویل صاحب کہنے لگے کہ اتنے دنوں سے میں سوچ رہا تھا کہ اس کام کو شروع کہاں سے کیا جائے۔آج حضور نے میری مشکل کو آسان کر دیا اور اب میرے ذہن میں سارا نقشہ آ گیا ہے کہ اس کتاب کو ان مضامین کی شکل میں کیسے شائع کرنا ہے اور یہ صرف خلافت کی برکت سے ممکن ہوا اور کہنے لگے کہ یہ کام تو میں آج سے ہی شروع کرنے جا رہا ہوں۔اس کے علاوہ رشین ویب سائٹس کی تیاری کی تجویز تھی، اُس کو بھی جب میں نے کہا کہ جلدی جائزہ لے کر رپورٹ دیں اور کون بنائے گا اور کس طرح کام ہو گا اور اس کو اَپ لوڈ کون کرے گا؟ اَپ ڈیٹ کون کرتا رہے گا؟ کیا طریقہ ہو گا؟ تو راویل صاحب نے اس سلسلہ میں نسیم رحمت اللہ صاحب سے رابطہ کیا۔پھر جرمنی کے ملک ثمر امتیاز صاحب ہیں اُن سے رابطہ کیا جن کے ذریعے سے پھر یہ کام شروع ہو گیا تھا۔لیکن اس پر ابھی کام ہو ہی رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کو بلاوا آ گیا۔ بہرحال انہوں نے فوری طور پر جب یہ سنا کہ ویب سائٹ شروع کرنی ہے، کام شروع کرنا ہے تو اُس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

خالد صاحب ہی یہ لکھتے ہیں کہ راویل صاحب کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ وقت ضائع کئے بغیر کام کرتے رہتے تھے۔ جو لوگ اُن کو قریب سے جانتے ہیں اور اُن کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہو، وہ اس بات کی گواہی ضرور دیں گے کہ اُن کو ہمیشہ ہر کام میں بہت جلدی ہوتی تھی جیسے اُن کے پاس بہت کم وقت ہو۔اور یہ میں نے بھی دیکھا ہے۔ بڑی جلدی جلدی ہر کام نمٹانے کی کوشش کرتے تھے اور اس کم وقت میں ہی انہوں نے ہزاروں کام ختم کرنے ہیں۔کام کرتے ہوئے کئی بار اِن کو کہنا بھی پڑتا تھا۔خدا کا واسطہ ہے ذرا رُک جائیں۔ تھوڑا سا وقفہ کر لیں تو ہنس کر کہتے تھے کہ کیا تم لوگ تھک گئے ہو؟ میں تو بالکل نہیں تھکا۔کام کے دوران اگر کھانے کا وقت آ جاتا تو کھانا جلد سے جلد ختم کرنے کی کوشش کرتے تا کہ دوبارہ کام کو جاری رکھا جا سکے۔ ہمیشہ رشیا اور دیگر ریاستوں میں جماعت کی ترقی کی فکر رہتی تھی۔ وہ جب بھی لندن سے ماسکو تشریف لاتے تو ہمیشہ مختلف پروگرام بناتے اور تجاویز پیش کرتے کہ ہم جب تک رشیا میں یہ یہ امور مدّنظر نہ رکھیں یا ان طریقوں سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول نہ کریں تو جلد لوگوں تک احمدیت کا پیغام نہ پہنچ سکے گا۔

ماسکو اور قازان کے مشن ہاؤسز باقاعدہ ایک الگ گھر یا عمارت کی شکل میں نہیں ہیں بلکہ فلیٹس میں ہیں۔ اس لئے اکثر کہتے تھے کہ لوگ جماعتی سینٹر کا تصور کرتے ہیں تو ان کے ذہن میں کوئی بڑی کشادہ بلڈنگ آتی ہے۔ہمیں بھی چاہئے کہ جماعت کی ترقی کے لئے بجائے ان فلیٹس کے اب بڑی بڑی بلڈنگ خریدیں، اور جب بھی کوئی تجویز لے کر یہ میرے پاس آتے تھے تو میں نے دیکھا ہے کہ اگر اُس میں اخراجات زیادہ ہوں تو بعض دفعہ اس وجہ سے یا اور وجوہات سے اگر مَیں رَدّ کر دیا کرتا تھا تو بڑے انشراحِ صدر کے ساتھ فوراً بات مان لیا کرتے تھے اور کبھی بھی اُن کے چہرے پر میں نے کسی طرح بھی انقباض نہیں دیکھا اور پھر یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی تجویز رَد کر دی ہے تو مایوس ہو کے بیٹھ گئے۔اس کے بعد پھر فوراً متبادل تجویز لے کے آتے تھے جو کم خرچ ہوتی تھی یا کسی اور طرز پر اُس کام کے کرنے کا طریق ہوتا تھا۔غرض فکر یہ تھی کہ کسی نہ کسی طرح جلد سے جلد احمدیت کا پیغام پورے روس میں پہنچ جائے۔

ہمارے ایک (مربی) حافظ سعید الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں کہ راویل صاحب کو احمدیت قبول کئے ہوئے صرف بیس بائیس سال کا ہی عرصہ گزرا تھا لیکن خلافتِ احمدیہ سے ان کا عشق و محبت اور مقامِ خلافت کا ادراک دیکھ کر ہمیشہ لگتا تھا جیسے وہ نسل در نسل احمدی چلے آتے ہیں۔بعض باتیں اُن کی ایسی تھیں جو بہت سے احمدیوں کے لئے بھی ایک سبق ہیں۔ کہتے ہیں کہ رشیا میں جماعت کی ترقی اور فروغ کے لئے وہ ہمیشہ سے بہت درد اور جوش و جذبہ رکھتے تھے۔رشیا میں (دعوت الی اللہ) کے کام کو زیادہ پھیلانے اور تیز کرنے کے لئے وہ خلافتِ رابعہ اور خلافتِ خامسہ کے دور میں خلفائے وقت کے سامنے اپنی تجاویز پیش کرتے رہتے تھے لیکن اگر کبھی خلفائے وقت اُن کی کسی تجویز کو کسی وجہ سے مناسب نہ سمجھتے یا وہی کام کسی اور رنگ میں کرنے کا کہتے تو کبھی بھی کسی قسم کا ملال یا کوئی تبصرہ نہ کرتے تھے بلکہ کہا کرتے تھے کہ اگر خلیفۂ وقت نے کسی معاملے میں کوئی واضح ہدایت دے دی ہے تو اس بارے میں مزید رائے زنی کرنا میرے نزدیک بے ادبی اور گناہ ہے۔اور جس معاملے کی بابت خلیفۃ المسیح نے ہدایت عطا کر دی پھر اُس کے متعلق بالکل خاموش ہو جایا کرتے تھے۔اُن کی یہ چیز مقامِ خلافت کے ادراک کے حوالے سے واقعی بہت سے پرانے احمدیوں اور نومبائعین کے لئے ایک بہترین نمونہ ہے۔

ہمارے ایک مخلص روسی احمدی بزرگ مکرم اورال شریپوو صاحب، راویل صاحب کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے خط لکھتے ہیں کہ راویل صاحب بہت عظیم خیالات کے مالک تھے اور انہوں نے بہت زیادہ تخلیقی کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ وہ محنت کرنے، اپنی قوم اور مذہبِ (دین حق) کی حکمت و دانش مندی سے خدمت کرنے کو اپنا ایمان سمجھتے تھے۔اسی لئے انہوں نے (مومنوں) کی اصلاح پسند جماعت، جماعت احمدیہ کو چنا اور اس میں شامل ہوئے۔

پھر قازقستان سے ہمارے ایک معلم روفات تو کاموف صاحب نے تعزیت کے خط میں لکھا کہ راویل صاحب سے پہلا تعارف جماعتی کتب کے ذریعہ ہوا جو انہوں نے رشین زبان میں ترجمہ کی تھیں۔ راویل صاحب بہت اچھے اور شریف آدمی تھے۔ہم نے سنا ہے کہ اپنے آپریشن سے پہلے انہوں نے کہا تھا کہ آپریشن کے بعد مجھے جینے کا موقع ملا تو میں اپنی زندگی وقف کر دوں گا۔مکرم راویل صاحب انتہائی مخلص اور اپنے قول کے پکے تھے۔ایک دفعہ جب وہ ایم ٹی اے کی ٹیم کے ساتھ لندن جا رہے تھے تو یہ کہتے ہیں میں نے اُنہیں حضور کو (یعنی مجھے) دعا کے لئے کہنے کی درخواست کی تو وہاں پہنچ کے انہوں نے باقاعدہ خط لکھا کہ میں نے تمہاری دعا کی درخواست پہنچا دی ہے۔اکثر اس موضوع پر بات چیت کرتے تھے کہ وسطی ایشیا کے ممالک میں احمدیت کا پیغام تیزی کے ساتھ کس طرح پہنچایا جا سکتا ہے؟

پھر یہی معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ان کی کتابیں پڑھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ کوشش کرتے ہیں

کہ کسی طرح جلد احمدیت کا پیغام اپنی قوم تک اور ان تمام لوگوں تک پہنچادیں جو رشین زبان بولنے اور سمجھنے والے ہیں۔ پھر لکھتے ہیں کہ راویل صاحب جب آپ کا خطبہ اپنی آواز میں ایم ٹی اے پر پڑھتے تھے (ایم ٹی اے پر ترجمہ جو ہوتا تھا) تو محسوس ہوتا تھا کہ وہ درد کے ساتھ اور خوبصورت طریقے سے اس لئے پڑھ رہے ہیں کہ لوگ ہمارے امامِ وقت کی آواز سُن سکیں۔

رُستم حمادولی صاحب جو ماسکو کے صدر جماعت ہیں، اپنے تعزیت کے خط میں لکھتے ہیں کہ مکرم راویل صاحب بہت وسیع العلم شخصیت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو بے حد علمی صلاحیتوں سے نوازا تھا جس سے انہوں نے کھلے دل سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا۔ جماعت احمدیہ(-) کو قبول کرنے کے بعد انہوں نے کامل طور پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی عبودیت، جماعت اور لوگوں کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا جس کے بعد اُن کی شاندار انسانی خصوصیات مثلاً عاجزی، انسانیت سے پیار، نرمی اور شفقت، خلوص، عفو و درگزر، ہمیشہ خدا سے ہی اپنے حاجات طلب کرنا، ہمیشہ سب کی مدد کے لئے کوشاں رہنا اور اپنی تمام بہترین صلاحیتوں میں دوسروں کو شریک کرنا ایک نمایاں شان کے ساتھ ابھریں۔

ہمارے ایک (مربی) بشارت صاحب ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ وہ لمحہ بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے جب آپ کا خطبہ پہلی دفعہ رشین زبان میں نشر ہوا تھا۔ دو سال پہلے یہاں سے جانا شروع ہوا تھا، تو میرے ساتھ ساتھ ایک مقامی بزرگ مکرم تکتو ربائیوساگن بیک صاحب(Tokotorbaev Saghinbek) بھی وہ خطبہ دیکھ رہے تھے، جب خطبہ ختم ہوا تو سب کی آنکھیں خوشی اور مسرت سے پُرنم تھیں اور سب نے ایک دوسرے کو گلے مل کر مبارک باد دی۔ یہ خطبہ بھی مکرم راویل صاحب کی آواز میں ریکارڈ ہوا تھا اور پھر اُن کی آواز میں خطبات کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سیدنا مسیح پاک کے خلیفہ کی آواز کو رشین زبان بولنے والے بھائی بہنوں کو سب سے پہلے پہنچانے کا اعزاز بھی اُن کو ہی نصیب ہوا۔ اُن کو خلیفہ وقت کے دست و بازو بننے کی توفیق ملی۔ پھر لکھتے ہیں کہ بعد میں آئے مگر خلافت کی برکت سے خلافت کے سایہ عاطفت میں ہم سے آگے نکل گئے۔ اللہ تعالیٰ اُن سے پیار و محبت کا سلوک فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ان جیسے بیشمار سلطانِ نصیر عطا فرمائے۔ ابھی نمازِ جمعہ کے بعد انشاء اللہ ان کا جنازہ حاضر ہے۔ مَیں جنازہ پڑھاؤں گا۔ جنازہ باہر آئے گا۔ مَیں باہر جا کے جنازہ پڑھاؤں گا۔ لوگ یہیں (بیت) میں ہی صفیں درست کر لیں گے۔

اس کے علاوہ بھی دو تین غائب جنازے ہیں۔ ایک تو مکرم **صاحبزادہ داؤد احمد صاحب** ابن مکرم صاحبزادہ محمد شفیع صاحب سرائے نورنگ ضلع بنوں کا ہے۔ صاحبزادہ داؤد احمد صاحب شہید کا تعلق ننھیال اور ددھیال دونوں کی طرف سے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے ساتھ ہے۔ یہ جو صاحبزادہ داؤد احمد صاحب ہیں ان کو 23/جنوری کو صبح پونے دس بجے نورنگ میں شہید کر دیا گیا(-)۔ شہید مرحوم کی والدہ محترمہ صاحبزادہ عبدالسلام صاحب کی بیٹی تھیں جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے بیٹے تھے۔ یوں آپ حضرت صاحبزادہ صاحب کے پڑنواسے تھے۔ اسی طرح ددھیال کی طرف سے مکرم داؤد صاحب کے دادا مکرم صاحبزادہ عبدالرب صاحب حضرت صاحبزادہ صاحب کی بہن کے بیٹے تھے جن کی شادی میر اکبر صاحب سے ہوئی اور بعد میں یہ لوگ لاہوری جماعت میں شامل ہو گئے تھے۔ صاحبزادہ داؤد احمد جو شہید ہوئے ہیں ان کا خاندان صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کے بعد افغانستان سے شفٹ ہو کر سرائے نورنگ میں آباد ہو گیا تھا اور آپ کی پیدائش ان کے ہاں 1955ء میں ہوئی۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ان کو 23/جنوری کو شہید کر دیا گیا۔ صبح کے وقت تقریباً پونے دس بجے کسی کام کی غرض سے بازار کے لئے نکلے تو سرائے نورنگ میں دو نامعلوم موٹر سائیکل سوار آئے اور آپ پر فائرنگ کر کے شہید کر دیا اور فرار ہو گئے۔ ان کی شہادت سے قبل 17 جنوری 2012ء بروز منگل کو سرائے نورنگ میں (-) والوں نے بہت بڑا جلسہ منعقد کیا تھا جس میں انہوں نے جماعت کے خلاف کافی زیادہ گالی گلوچ کی اور سامعین کو اشتعال دلایا۔ یہ شہادت اسی کا شاخسانہ لگتا ہے۔ شہید مرحوم کا ددھیال جیسا کہ میں نے کہا پیغامی احمدی ہو گیا تھا۔ خلافت سے ہٹ گئے تھے، غیر مبائع تھے۔ مرحوم نے آٹھ سال پہلے بیعت کی اور جماعت مبائعین میں شامل ہوئے اور اپنے گھر میں اکیلے احمدی تھے جبکہ دیگر تمام گھر والے لاہوری جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ نہایت نیک اور تہجد گزار، پرہیزگار، زکوٰۃ اور چندوں میں باقاعدہ تھے۔ نیک اور اچھی شہرت کے حامل تھے۔ جماعتی تعاون، لین دین اور عام اخلاق بہت ہی اچھا تھا۔ کسی سے دشمنی کا اندازہ نہیں تھا۔ ان کو 2004ء، 2005ء میں دل کا عارضہ ہوا، تو بائی پاس آپریشن کروایا۔ اُس کے باوجود روزے باقاعدہ رکھتے تھے۔ اپنی نوکری سے انہوں نے ریٹائرمنٹ لے لی جس پر آپ کے بعض ساتھیوں نے آپ سے کہا کہ آپ کی پنشن بنتی ہے۔ آپ پنشن کے لئے اپلائی کریں۔ لیکن آپ نے اُنہیں کہا کہ نوکری کے دوران مجھ سے کئی کوتاہیاں اور خامیاں رہ گئی ہوں گی۔ اس لئے میں اُن کوتاہیوں اور خامیوں کے بدلے یہ پنشن گورنمنٹ کو دیتا ہوں تاکہ گورنمنٹ کا میری طرف کوئی قرض نہ رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کرتے تھے اور سرائے نورنگ کی ایک مارکیٹ میں موجود اپنی دکانوں کے کرایہ پر گزر بسر ہوتا تھا۔ شہید مرحوم کے لواحقین میں دو بھائیوں کے علاوہ ان کی اہلیہ امۃ الحفیظ صاحبہ ہیں۔ آپ کی اولاد کوئی نہیں تھی۔

احمدیوں کو وقتاً فوقتاً جیسا کہ ہم سنتے رہتے ہیں پاکستان میں شہید کیا جا رہا ہے لیکن کیا یہ جو شہادتیں ہیں ہمارے حوصلے پست کر رہی ہیں؟ کئی مرتبہ میں نے بیان کیا ہے کہ لاہور کی (بیت) میں جو واقعہ ہوا تھا۔ چوراسی (84) شہید ہوئے تھے تو ان لوگوں کا خیال ہو گا کہ شاید جماعت کے حوصلے پست ہوں گے۔ لیکن مردوں اور عورتوں اور بچوں کے مجھے خط آئے کہ ہمارے حوصلے پہلے سے بڑھے ہیں اور قربانیاں دینے کے لئے یہ درخواستیں تھیں کہ دعا کریں ہم بھی قربانی دینے والوں میں شامل ہوں اور صرف باتیں ہی نہیں ہیں بلکہ عملاً ہر جگہ سے اظہار کیا ہے۔ گزشتہ ماہ لیّہ میں بھی ایک خاتون شہید ہوئی ہیں اُن کا میں نے جنازہ پڑھایا تھا اور یہ ایسی شہادت تھی کہ لوگوں نے مشن ہاؤس پر حملہ کیا، اور وہاں کی جماعت والے جب دفاع کے لئے آگے آئے ہیں تو مردوں کے ساتھ یہ عورتیں بھی شامل تھیں اور یہ ایک جوان عورت جس کے چھوٹے چھوٹے بچے تھے اس موقع پر جب دشمنوں نے حملہ کیا تو یہ ہلاک ہو گئیں۔ کسی قسم کا کوئی خوف اور کوئی ڈر نہیں تھا اور بڑی خوشی سے مقابلہ کرتے ہوئے اس خاتون نے بھی جامِ شہادت نوش کیا۔ پس یہ وہ احمدی عورتیں ہیں اور مرد ہیں اور بچے ہیں جو قربانیوں سے کبھی نہیں ڈرتے۔ پس آج شہید ہونے والے یہ جو ہمارے صاحبزادہ داؤد صاحب ہیں، ان کی شہادت کو بھی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ ان کی نیکیوں کو، نیک فطرت کو، قبول کرتے ہوئے ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو جماعت مبائعین میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی تھی اور پھر یہ بھی توفیق دی کہ انہوں نے شہادت جیسا رُتبہ پایا۔ یہ اُس ایمان کی پختگی اور قربانی کا تسلسل ہے جو جماعت احمدیہ پچھلے ایک سو سال سے زائد عرصے سے دیتی چلی آ رہی ہے اور جس کی ابتداء اس شہید کے، جس کا جنازہ آج ہم پڑھ رہے ہیں، اس کے پڑنانا صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید نے (دین حق) کی نشأۃ ثانیہ میں کی تھی۔ پس آج حضرت صاحبزادہ صاحب کی روح اس بات پر ایک مرتبہ پھر خوش ہو گی کہ اُن کے خون نے سو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بھی اپنے فرض کو نبھایا ہے۔

پاکستان میں احمدیوں کے حالات آجکل بد سے بدتر ہو رہے ہیں، زیادہ سے زیادہ خراب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس لئے پاکستانی احمدیوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو ہر لحاظ سے محفوظ رکھے۔ ہر شر سے بچائے اور دشمنوں کی جلد پکڑ کے سامان پیدا فرمائے۔

دوسرا جنازہ جو ہے ہمارے ایک مخلص دوست مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کا ہے جو 25 دسمبر کو فوت ہوئے تھے۔(-)۔ انہوں نے 1948ء میں بیعت کی تھی۔ پھر فرقان بٹالین میں شامل ہوئے۔ 1974ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جماعت کی طرف سے بعض وکلاء کی جو ٹیم بنائی تھی آپ اس کے ممبر تھے اور سپریم کورٹ میں وکیل کی حیثیت سے جماعت کی خدمت کی توفیق ملی اور بحیثیت صحافی ہفت روزہ لاہور میں اپنے کالموں کے ذریعے بھی جماعت کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ متعدد جماعتی کیسز میں خدمت کے علاوہ آپ کو 1984ء کے ظالمانہ آرڈیننس کے خلاف جماعت کی طرف سے شرعی عدالت میں پیش ہونے والے پینل میں بھی شامل ہونے کا موقع ملا۔ لاہور میں مختلف جماعتی خدمات بھی آپ کی تھیں۔ سیکرٹری رشتہ ناطہ تھے۔ ممبر مجلسِ افتاء تھے۔ قاضی جماعت لاہور تھے۔ پھر اسی طرح ہیومن رائٹس کمیشن کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ 28/مئی 2010ء کو جو واقعہ ہوا ہے اُس دن بھی (بیت) دارالذکر میں تھے اور ان کا بیٹا بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔ ان کا بیٹا وہاں فائرنگ سے زخمی ہوا۔ آپ بڑی ہمت سے وہاں بیٹھے رہے اور اُس کو بھی ہمت دلاتے رہے۔ دعا گو تھے۔ بڑے قناعت پسند تھے۔ صابر شاکر، ملنسار، مخلص انسان تھے۔ خلافتِ احمدیہ کی خاطر ہر قربانی کے لئے ہمیشہ مستعد رہتے تھے اور ہمیشہ ماحول کے مطابق گفتگو کرتے تھے۔ حسّ مزاح بھی اُن میں کافی تھی۔ یہ موصی بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے، مغفرت کا سلوک فرمائے۔

ایک اور جنازہ آسام انڈیا کی رابعہ بیگم صاحبہ کا ہے جو مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب کی اہلیہ ہیں۔ 20/جنوری کو کلکتہ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ بنگال اور آسام کی صدر لجنہ کی حیثیت سے انہوں نے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی ہے۔ اپنے شوہر کے ساتھ سلسلے کے کاموں میں پوری طرح ممد اور معاون رہی ہیں۔ مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال و آسام ہیں۔ بیمار ہونے کی حالت میں بھی لمبے سفروں میں ساتھ جایا کرتی تھیں۔ بڑی مخلص، نیک، باوفا خاتون تھیں۔ ان کے پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ ایک ان کے بیٹے عصمت اللہ صاحب ہیں جو جلسے میں بھی نظمیں پڑھتے ہیں۔ ایم ٹی اے میں بھی اُن کی کافی نظمیں ہیں۔ آجکل جاپان میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بھی مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔

ان سب کا جنازہ جیسا کہ میں نے کہا، ابھی جمعہ کے بعد ادا ہو گا۔

محترم راویل بخاری صاحب

دیں کے کاموں میں بڑھ جائے کار گزاری یارو
ہر بندہ جو بن جائے ''راویل بخاری'' یارو

روس کے ذرے ہوں یا بحرِ اوقیانوس کی لہریں
حق کی دعوت کو رکھنا ہر صورت جاری یارو

دعوت کے رستے ہوں چاہے بند بظاہر سارے
تم راتوں کو کرتے رہنا گریہ زاری یارو

دن میں جتنا بھی ہو محنت اور تھکن کا نشہ
لیکن شب کو جاگتے رہنا باری باری یارو

جو مرشد کو پیارا لاگے ہم کو بھی وہ پیارا
چاہے وہ منگول ہو تاجک یا تاتاری یارو

سادہ دل ''راویل بخاری'' جیسے عظمت پائیں
کام نہ آئے یاں چالاکی اور ہوشیاری یارو

دیں کے کام بھی کرنا، اجر کا دیا بھی روشن رکھنا
یہ دینداری بھی تو ٹھہری دنیاداری یارو

مرشد سے منہ موڑ کے اپنی عقل کی بیعت کرنا
کسی کو لگے نہ قدسیؔ یہ مہلک بیماری یارو

عبدالکریم قدسی

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم پروفیسر ڈاکٹر میاں محمد شفیق صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت محترم میاں محمد شریف صاحب اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب چیمہ مورخہ 4 جنوری 2012ء کو 82 سال کی عمر میں بوجہ نمونیہ وفات پا گئیں۔ اگلے روز بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ محترمہ ہمشیرہ صاحبہ تہجد گزار تھیں۔ سیکرٹری تعلیم القرآن لجنہ اماء اللہ ہونے کی وجہ سے رمضان میں درس القرآن دیتیں۔ احمدی بچوں کے علاوہ غیراز جماعت کو بھی قرآن کریم پڑھانے کی سعادت ملی۔ ان کے شوہر مکرم بشیر احمد صاحب 1965ء میں وفات پا گئے۔ وہ تربیلا ڈیم میں چیف اکاؤنٹنٹ تھے۔ ان کو صبح نماز فجر کے بعد قرآن کریم پڑھتے ہوئے دل کا حملہ ہوا اور وفات پا گئے۔ ان کی تدفین ان کے گاؤں ڈنگہ ضلع گجرات میں کی گئی۔ مرحومہ بیوہ ہونے کے بعد لاہور اپنے والد صاحب کے ہمراہ رہیں۔ اس وقت خاکسار طالب علم تھا اور امتحان دے کر ابھی فارغ ہوا تھا۔ جبکہ والد صاحب بھی ریٹائر ہو چکے تھے۔ بڑے مشکل حالات تھے خاکسار نے جنرل ہسپتال میں ملازمت کر لی اور اس کے ساتھ ساتھ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں بھی ملازمت کی اور میری اس ہمشیرہ نے بھی سکول میں ملازمت کر لی۔ اس طرح گزر اوقات ہونے لگا۔ میری ہمشیرہ نے ملازمت کے ساتھ ساتھ نٹنگ (Knitting) مشین لے کر بھی کام شروع کر دیا۔ اس میں ان کی بڑی بیٹی نے بھی ہاتھ بٹایا۔ آپ کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ چار بیٹیاں تھیں۔ سکول اور کالج سے بچوں کو اچھی تعلیم دلوائی۔ اور تمام بچیوں کی شادیاں کیں سب خوش و خرم ہیں۔ ایک بیٹی کوثر پروین صاحبہ کے بیوہ ہونے پر بھی صبر کا مظاہرہ کیا اور ان کے دو بیٹوں اور ایک بیٹی کا بھی خیال رکھا۔ اب ان کی بیٹی لندن میں ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید ساٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

☆سالانہ چندہ -/2100روپے

☆ششماہی =/1050روپے

☆سہ ماہی =/525روپے

☆خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو مذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2012
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 54 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولادنرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے۔ فاضل طب والجراحت
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعایتی قیمت 25ML =/30 روپے 120ML -/100 روپے

GHP-55/GH	GHP-319/GH	GHP-324/GH	GHP-354/GH	GHP-383/GH	GHP-391/GH
ایجر جنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈیپریشن ہائی، لوبلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے	امراض معدہ بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے	اسہال۔ پیچش ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔	نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔	حلق و گلے کے امراض، گلے وٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔	خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔

(بقیہ از صفحہ 1 ماسٹر عبدالقدوس صاحب)

فضا سوگوار تھی۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے، نیک، خادم سلسلہ، خاموش طبع، ملنسار، غریبوں کے دکھ درد میں ان کے کام آنے والے اور ہمہ وقت خدمت دین میں مصروف رہتے تھے۔ چھوٹی عمر سے ہی جماعتی کاموں میں آگے آگے رہتے، منتظم اطفال، زعیم خدام الاحمدیہ، شعبہ حفاظت مرکز اور مجلس صحت کے شعبہ کشتی رانی میں خدمات نیز بطور صدر محلّہ آپ کی خدمات یادرکھی جائیں گی۔ آپ نے لواحقین میں بزرگ والدین، اہلیہ اور چار بچے عزیزم عبدالسلام عمر 14 سال، عزیزم عبدالباسط عمر 13 سال، عزیزہ عطیۃ القدوس عمر 10 سال اور عزیزم عطاء الوہاب عمر 5 سال یادگار چھوڑے ہیں۔

ترجمان جماعت احمدیہ مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے ماسٹر عبدالقدوس کی المناک وفات پر اپنی پریس ریلیز میں گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ماسٹر عبدالقدوس کو جس طرح کے تشدد کا نشانہ بنایا گیا وہ انتہائی انسانیت سوز ہے۔ انہوں نے کہا مرحوم احمد یوسف کے قتل کی تفتیش ضرور ہونی چاہئے اور جو کوئی بھی اس واقعے میں ملوث ہے اس کو قانون کے مطابق سزا ملنی چاہئے لیکن پولیس کو یہ حق کس نے دیا کہ وہ تفتیش کے نام پر بے گناہ افراد کو اس طرح اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنائے کہ وہ جان سے گزر جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرحوم احمد یوسف کے قتل کے الزام میں جماعت احمدیہ کے معاندین جماعت کے بعض سرکردہ افراد کو ملوث کرنا چاہتے تھے۔ ماسٹر عبدالقدوس صاحب جو جماعت احمدیہ نصرت آباد ربوہ کے صدر تھے، ان کو حراست میں لے کر اس قتل کا زبردستی اعتراف کرانے کی کوشش اسی سلسلے کی کڑی تھی۔ ترجمان نے کہا کہ جن اہلکاروں نے ماسٹر عبدالقدوس صاحب کو ماورائے قانون تشدد کا نشانہ بنایا ان کو قانون کے مطابق سزا دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایک اعلیٰ سطحی کمیشن قائم کیا جائے اور بے گناہ ماسٹر عبدالقدوس صاحب کے قتل میں ملوث قانون کے نام نہاد محافظوں کو اس قانون شکنی پر سخت سزا دی جائے۔

اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین خاص طور پر ان کے چھوٹے بچوں، والدین اور اہلیہ کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 3/اپریل

طلوع فجر	4:28
طلوع آفتاب	5:53
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	6:31

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

شفا نہ پانے والے مریضوں کی شفا کے لئے
ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد بانی ہولز موپیتھی
0334-6372030/047-6214226

قد میں اضافہ
ایک ایسی دوا جس کے استعمال سے خدا کے فضل سے رکا ہوا قد بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

دلہن جیولرز
042-36625923
0332-4595317
قدیر احمد، حفیظ احمد
طالب دعا
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

فرنچائز
Vfone ptcl EVO
DSL کی بکنگ کروائیں VFone موبائل میں بھی دستیاب
Brandband Vfone-EVO کے ساتھ ہر وقت ہر جگہ دوران سفر یا گھر پر MTA کی تیز ترین EVO انٹرنیٹ کی سہولت کے ساتھ
عبداللہ ٹیلی کام
نزد ناصر میڈیکل کمپلیکس جلال پور روڈ حافظ آباد
چوہدری اعجاز احمد (ایگزیکٹو) 0333-8277774
Office:054-7425557 Fax:054-7523391
Email:ejaz_abdullahtelecom@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-37656300-37642369
-37381738 Fax:37659996
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

علی اسٹیٹ
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے رابطہ کریں۔
نیز زرعی رقبہ جات کی خرید وفروخت کا مرکز
ALI TRADERS Exporter & Importer
چاول۔ اولڈ مشینری
459-G4 جوہر ٹاؤن لاہور۔ پاکستان
چیف ایگزیکٹو چوہدری محمود احمد 0321-9425125,03009425121
Tel+92-42-3520010-11-042-38511644 Fax:42-35290011
Email:alishahkarpk@hotmail.com

By Sahib Jee
فیبرکس گیلری
گل احمد 2012ء اور کاٹن ولان کی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
0092-47-6214300

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213386 Fax: 047-6213384

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com

Study In
Canada, Australia
New Zealand, UK & USA
Students may attend our
IELTS
Classes with 10% Discount
پاکستان کے ہر شہر سے سٹوڈنٹ رابطہ کر سکتے ہیں۔
Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
(Foreign Education Advisors & Consultants for UK, USA, Canada and Australia)
67-C, Faisal Town, Lahore
35162310/03028411770
www.educationconcern.com/info@educationconcern.com

FR-10

ڈاؤلینس، پیل، ویوز، ہائر، سپر ایشیا فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون کوکنگ رینج ٹیلی ویژن ائیر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
(MTA کیلئے بھی نہایت مناسب پیکجز)
فخر الیکٹرونکس
طالب دعا: افتخار انوار، شیخ انوار الحق
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
042-37223347,37239347,37113346,0300-9403614